

## 50651- قناء کے روزے رکھنے سے قبل حاملہ ہونے کی بنا پر روزے نہیں رکھ سکتی

### سوال

میری بیوی کے ذمہ گزشہ رمضان المبارک میں ماہواری کی بنا پر چھوڑے ہوئے رزوں کی قناء تھی، اور آنے والے رمضان سے قبل قناء سے قبل حاملہ ہو گئی، اس کی معالج لیڈی ڈاکٹر نے اس کی کمزوری اور بچے کو ضرر کے اندیشے سے اسے حمل میں بالکل روزہ رکھنے سے منع کر دیا، اور دودھ پلانے کی مدت میں بھی اس کا احتمال ہے، اس لیے وہ ان ایام کے روزے نہیں رکھ سکتی، اب اسے ان ایام کے متعلق کیا کرنا ہو گا؟  
اور رمضان المبارک سے قبل اگر وہ قناء کے روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھے تو اسے کیا کرنا ہو گا؟

### پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کسی شرعی عذر کی بنا پر چھوڑے ہوئے رزوں کی قناء میں آنہ رمضان شروع ہونے تک و سعیت رکھی ہے، لیکن مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ اس قناء میں تاخیر کرے، کیونکہ ہوتستا ہے اسے کوئی عارضہ لاحق ہو جائے، یا پھر اس میں تبدیلی آجائے اور اس کے لیے روزے رکھنے مشکل ہو جائیں، یا وہ روزے رکھ ہی نہ سکے، اور خاص کر عورتیں تو حمل حیض اور نفاس کے مسائل سے دوچار ہوتی ہیں۔

اور جس نے بھی بغیر کسی عذر کے قناء میں اتنی تاخیر کر دی کہ اس کے لیے وقت تنگ ہو جائے اور شعبان بھی گزر جائے اور اس نے قناء نہ کی ہو تو وہ گھنگار ہے، اور اگر معدور ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، لیکن دونوں حالتوں میں اسے دوسرے رمضان کے بعد قناء کرنا ہو گی، اور اہل علم نے اس پر قناء کے ساتھ فدیہ بھی واجب کیا ہے، کہ ہر دن کے بدے وہ ایک مسکین کو کھانا دے، اور اسے ادا کرنے میں زیادہ احتیاط ہے، وگرنہ اس کے لیے قناء ہی کافی ہے۔

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (26865) اور (21710) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

**فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:**

اگر کوئی شخص دوسرے رمضان شروع ہونے تک رزوں کی قناء نہ کر سکے تو اس کا حکم کیا ہے؟

**شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا:**

اہل علم کے ہاں مشورہ ہی رمضان المبارک کے رزوں کی قناء دوسرے رمضان تک مونخر کرنا جائز نہیں، کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

"مجھ پر رمضان المبارک کے روزے ہوتے اور میں ان کی قناء شعبان کے علاوہ نہیں رکھ سکتی تھی"

یہ اس کی دلیل ہے کہ دوسرے رمضان کے بعد رخصت نہیں ہے، اور اگر وہ بغیر کسی عذر کے ایسا کرتا ہے تو وہ گھنگار ہے، اور اسے دوسرے رمضان کے بعد قناء میں جلدی کرنی چاہیے، علماء کرام کا اس میں اختلاف ہے کہ آیا اس پر فدیہ لازم ہے کہ نہیں؟

صحیح یہی ہے کہ اس پر کھانا دینا لازم نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔(اور جو کوئی مریض ہو یا مسافر وہ دوسرے ایام میں کنٹی پوری کرے)۔

تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قضاۓ کے علاوہ کچھ واجب نہیں کیا۔

دیکھیں : مجموع فتاویٰ اشیع بن عثیمین (357/19).

اور شیخ زحہمہ اللہ تعالیٰ سے یہ سوال بھی کیا گیا :

ایک عورت نے گزشتہ رمضان میں روزے چھوڑے اور شعبان کے آخر میں ان کی قضاۓ کرنا شروع کی تو اسے ماہواری آگئی اور رمضان المبارک شروع ہو گیا، اور اس کا ایک روزہ باقی رہا تو اس پر کیا واجب ہوتا ہے؟

شیخ زحہمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

جس دن کی قضاۓ رمضان سے قبل نہیں کر سکی وہ اس رمضان کے ختم ہونے کے بعد پچھلے رمضان کے روزے کی قضاۓ کرے۔

دیکھیں : مجموع فتاویٰ اشیع بن عثیمین (358/19).

اور شیخ زحہمہ اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دریافت کیا گیا :

ایک عورت نے نفاس کی بنا پر رمضان کے روزے نہ رکھے، اور دودھ پلانے کی بنا پر دوسرا رمضان شروع ہونے تک وہ ان کی قضاۓ بھی نہ کر سکی تو اس پر کیا واجب ہو گا؟

شیخ زحہمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

اس عورت کو ان ایام کے بد لے روزے رکھنا ہونگے چاہے وہ دوسرے رمضان کے بعد ہی رکھے، کیونکہ وہ عذر کی بنا پر روزوں کی قضاۓ نہیں کر سکی، لیکن اگر اس پر کوئی مشقت نہ ہو تو وہ سر دلیوں میں قضاۓ رکھ لے چاہے ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھے، کیونکہ یہ اس پر لازم ہیں، اور اگر وہ دودھ پلار ہی ہے تو اسے دوسرے رمضان کے آنے سے قبل قضاۓ کی حرص اور کوشش کرنی چاہیے، لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو وہ دوسرے رمضان تک موخر کر سکتی ہے۔

دیکھیں : مجموع فتاویٰ اشیع بن عثیمین (360/19).

جواب کا خلاصہ :

ان ایام کی قضاۓ آپ کی بیوی کے ذمہ قرض ہے، جب بھی اس کے لیے ممکن ہو وہ ان ایام کی قضاۓ میں روزے رکھے۔

واللہ اعلم۔